السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی عورت کسی دوسرے کی طرف سے حج کر سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے لیے جائز ہے کہ کسی دوسری عورت کی طرف سے حج کر سکتی ہے خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کوئی اور، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ اور اسی طرح ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ عورت کسی مرد کی طرف سے بھی حج کر سکتی ہے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی عورت سے فرمایا تھا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے، جبکہ اس نے پوچھا تھا کہ: ''اے اللہ کے رسول! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کو اس حالت میں پہنچا ہے کہ وہ بہت ہی بوڑھا ہے۔'' اور آپ نے اسے اجازت دی کہ وہ اپنے والد کی طرف سے حج کرے۔ (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب وجوہ الحج وفضلہ، حدیث: 1513 وصحیح مسلم، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز، حدیث: 1334، 1335 وسنن ابی داود، کتاب المناسک، باب الرجل یحج عن غیرہ، حدیث: 1809۔)

تاہم یہ ضرور ہے کہ مرد کا احرام عورت کے مقابلہ میں زیادہ کامل ہوتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ